Al-Mīthāq *(Research Journal of Islamic Theology)*
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 05, **Issue** 02, April - June 2026, **PP**: 263-274
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

فقہ اسلامی کی روشنی میں موجودہ پاکستانی زرعی قوانین کا تحقیقی جائزہ

A Juristic Analysis of Contemporary Agricultural Laws in Pakistan in the Light of Islamic Jurisprudence

1. Dr. Manzoor Ahmad drmanzoor67@yahoo.com	*Associate Professor, Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University, Dera Ismail Khan.*
2. Sanila Naz suailanaz92@gmail.com	*PhD Scholar, Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University, Dera Ismail Khan.*
3. Dr. Altaf Hussain	*Lecturer Islamic Studies, Moon Grammer Higher Secondary School Multan.*

How to Cite: Dr. Manzoor Ahmad, Sanila Naz and Dr. Altaf Hussain. 2026: "A Juristic Analysis of Contemporary Agricultural Laws in Pakistan in the Light of Islamic Jurisprudence". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 5 (02): 263-274.

Article History:

Received:	**Accepted**:	**Published**:
25-05-2026	18-06-2026	30-06-2026

Copyright: **©The Authors**

Licensing: This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

DRJI, Advanced Sciences Index, CiteFactor, Google Scholar, Asian Research Index, SCI, اردو جرائد, تحقیقات, ADL Asian Digital Library, EuroPub

Publisher

HIRA INSTITUTE of Social Sciences Research & Development

فقہ اسلامی کی روشنی میں موجودہ پاکستانی زرعی قوانین کا تحقیقی جائزہ

A Juristic Analysis of Contemporary Agricultural Laws in Pakistan in the Light of Islamic Jurisprudence

1. **Dr. Manzoor Ahmad**
   Associate Professor,
   Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University, Dera Ismail Khan.
   drmanzoor67@yahoo.com

2. **Sanila Naz**
   PhD Scholar,
   Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University, Dera Ismail Khan.
   suailanaz92@gmail.com

3. **Dr. Altaf Hussain**
   Lecturer Islamic Studies, Moon Grammer Higher Secondary School Multan.

Abstract

Agriculture constitutes a fundamental sector of Pakistan's economy and serves as the primary source of livelihood for a significant portion of the population. The legal framework governing agricultural activities in Pakistan comprises various statutes relating to land ownership, tenancy, agricultural taxation, water distribution, inheritance, land reforms, and the rights of cultivators. Since Pakistan is an Islamic republic, it is important to evaluate the compatibility of these laws with the principles of Islamic jurisprudence (Fiqh). This study presents a comparative and analytical examination of contemporary Pakistani agricultural laws in light of classical and contemporary Islamic legal doctrines.The research explores key issues including ownership of agricultural land, the concept of Iḥyā' al-Mawāt (revival of barren land), tenancy and sharecropping (Muzara'ah), agricultural taxation and 'Ushr, inheritance of agricultural property, women's land rights, waqf lands, water rights, prevention of hoarding, agricultural credit, land encroachment, and modern agricultural contracts. The study analyzes relevant Pakistani legal provisions and compares them with the opinions of major jurists from the Ḥanafī, Mālikī, Shāfi'ī, and Ḥanbalī schools of thought.The findings reveal that several Pakistani agricultural laws are broadly consistent with Islamic legal principles, particularly in matters of inheritance, tenancy regulation, protection of women's property rights, and prevention of unlawful occupation of land. However, certain areas require further reform, especially concerning interest-based agricultural financing, ineffective implementation of inheritance laws, inequitable access to water resources, and shortcomings in the practical enforcement of farmers' rights. The study concludes that a more effective integration of Islamic legal principles into agricultural legislation can contribute to greater social justice, economic equity, and sustainable rural development in Pakistan.

Keywords: *Islamic Jurisprudence, Agricultural Laws, Land Ownership, Muzara'ah (Sharecropping), Ushr and Agricultural Taxation.*

تمہید

زراعت پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور ملک کی ایک بڑی آبادی کا ذریعۂ معاش اسی شعبے سے

وابستہ ہے۔ قومی غذائی تحفظ، دیہی ترقی، روزگار کے مواقع اور صنعتی خام مال کی فراہمی میں زرعی شعبہ بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اسی اہمیت کے پیشِ نظر ریاست نے زرعی زمینوں کی ملکیت، کاشت کاری، مزارعت، آبپاشی، زرعی محصولات، وراثت، زمین کی تقسیم اور کسانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مختلف قوانین وضع کیے ہیں۔ تاہم پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہونے کے ناطے یہ سوال نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ آیا یہ قوانین اسلامی شریعت اور فقہِ اسلامی کے اصولوں سے کس حد تک مطابقت رکھتے ہیں اور کن پہلوؤں میں مزید اصلاح کی ضرورت ہے؟

اسلامی فقہ نے زراعت اور زمین سے متعلق معاملات کو غیر معمولی اہمیت دی ہے۔ قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی ﷺ میں زمین کی آباد کاری، منصفانہ ملکیت، حقوقِ کاشتکار، پانی کی منصفانہ تقسیم، عشر و خراج، وراثت، وقف اور معاشی انصاف کے ایسے اصول بیان کیے گئے ہیں جو ایک متوازن زرعی نظام کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ فقہائے اسلام نے بھی ان اصولوں کی روشنی میں زمین کی ملکیت، احیائے موات، مزارعت، مساقات، اجارہ، شرکت اور دیگر زرعی معاملات کے متعلق تفصیلی احکام مرتب کیے ہیں، جو آج بھی قانون سازی اور پالیسی سازی کے لیے اہم رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

عصرِ حاضر میں زرعی شعبہ متعدد مسائل سے دوچار ہے، جن میں زمینوں پر غیر قانونی قبضہ، وراثتی تنازعات، خواتین کو حقوقِ ملکیت سے محرومی، سودی زرعی قرضے، پانی کی غیر منصفانہ تقسیم، ذخیرہ اندوزی اور زرعی معاہدات میں استحصال نمایاں ہیں۔ اگرچہ ان مسائل کے حل کے لیے مختلف قانونی اقدامات موجود ہیں، لیکن ان کی افادیت اور شرعی مطابقت کا جائزہ لینا ایک اہم علمی ضرورت ہے۔ یہ تحقیقی مقالہ فقہِ اسلامی اور پاکستان کے موجودہ زرعی قوانین کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے۔ اس میں زمین کی ملکیت، احیائے موات، مزارعت، عشر و خراج، وقف، وراثت، خواتین کے حقوق، آبی وسائل کی تقسیم، زرعی قرضوں اور دیگر متعلقہ امور کا فقہی و قانونی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد ان شعبوں کی نشاندہی کرنا ہے جہاں پاکستانی قوانین اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ ہیں، نیز ان پہلوؤں کی وضاحت کرنا ہے جہاں مزید اصلاحات کی ضرورت ہے تاکہ زرعی نظام کو زیادہ منصفانہ، مؤثر اور مقاصدِ شریعت کے مطابق بنایا جاسکے۔

زمین کی ملکیت اور احیائے موات

پاکستانی قوانین میں زمین کی ملکیت کے لیے ریونیو ریکارڈ (پٹواری رجسٹر وغیرہ) بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ ویسٹ پاکستان لینڈ ریونیو ایکٹ 1967 کی شق 42 کے مطابق زمین کا قانونی مالک وہی ہو گا جس کا اندراج سرکاری کاغذات میں ہو۔[1] اس کے برعکس اسلامی فقہ میں اگر کوئی شخص غیر آباد زمین کو آباد کرتا ہے تو وہ اس زمین کا مالک ہو جاتا ہے، خواہ پہلے کسی کی ملکیت نہ ہو۔ یہ قاعدہ احیاءِ موات کہلاتا ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

مَن أحيا أرضاً ميتةً فهي له[2]

جس نے مردہ زمین کو آباد کیا، وہ اسی کی ہو گئی۔

بٹائی اور مزارعت

پاکستان میں پنجاب ٹیننسی ایکٹ 1950 کی شق 5 میں بٹائی کے معاہدات کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ مالک زمین زمیندار اور کاشتکار معاہدہ کر سکتے ہیں کہ فصل کا نصف یا طے شدہ حصہ کاشتکار کو دیا جائے گا۔[3] اسلامی فقہ میں اس معاہدے کو مزارعت کہا جاتا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

والمزارعة جائزة عند الشافعية بشروط، منها أن يكون البذر من رب الأرض[4]

مزارعت شافعی فقہ کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ بیج زمین کے مالک کا ہو۔

زرعی آمدنی پر ٹیکس اور عشر

موجودہ پاکستان میں پنجاب زرعی آمدنی ٹیکس ایکٹ 1997 کی شق 3 کے تحت زرعی آمدنی پر انکم ٹیکس لاگو ہے، بشرطیکہ سالانہ آمدنی مخصوص حد سے تجاوز کرے۔[5] جبکہ اسلامی شریعت میں پیداوار پر عشر یا خراج لازم ہے، بطور عبادت اور فریضہ۔ امام سرخسی رحمہ اللہ نے فرمایا:

العشر واجب فيما سقته السماء، ونصف العشر فيما سقى بالنضح[6]

بارانی زمین میں عشر اور سیر ابی (پانی سے سینچی گئی زمین) میں نصف عشر واجب ہے۔

ذخیرہ اندوزی اور قیمتوں کا کنٹرول

Price Control and Prevention of Hoarding Act 1977 کے تحت ذخیرہ اندوزی جرم ہے، اور حکومت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ ذخیرہ کی گئی زرعی اجناس ضبط کرے۔[7] فقہی طور پر ذخیرہ اندوزی (احتکار) حرام ہے۔ امام ابن قدامہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

الاحتكار محرم،وهو حبس الطعام في وقت الغلاء ليبيعه بأكثر من قيمته[8]

احتکار حرام ہے، اور وہ یہ ہے کہ کھانے پینے کی اشیاء مہنگائی کے وقت روک لی جائیں تاکہ مہنگے داموں فروخت کی جاسکیں۔

زمین کی حد بندی اور زرعی اصلاحات

پاکستانی قوانین کے تحت MLR 115 زرعی اصلاحات آرڈیننس 1972 میں زیادہ زمین رکھنے پر پابندی عائد کی گئی تھی (مثلاً 150 ایکڑ سیر اب یا 300 ایکڑ بارانی زمین تک[9] اسلامی تعلیمات میں بھی بے حد زمین کو بلاوجہ رکھنا اور دوسروں کو محروم کرنا ناجائز ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

من أحيا أرضاً فهي له، فإذا تركها ثلاث سنين أُخذت منه۔[10]

جس نے زمین آباد کی، وہ اسی کی ہے، لیکن اگر وہ اسے تین سال تک چھوڑ دے تو وہ واپس لی جائے گی۔

زمین کی وقفیت اور عوامی فلاح کے لیے زرعی اراضی

پاکستان کے قوانین میں وقف زمینوں کے تحفظ کے لیے اکاؤنٹ آف انڈومنٹس ایکٹ 1979 نافذ ہے، جو وقف شدہ زمین کو فروخت یا شخصی استعمال سے روکنے کے لیے بنایا گیا ہے۔[11] اسلامی فقہ میں وقف زمین کا تصور واضح اور مستند ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین "ثمغ" کو وقف کیا تھا، اور رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ اصل کو روک دو (فروخت کے لیے نہیں) اور اس کے پھل کو صدقہ کر دو۔

زمین کی تقسیم اور وراثت

پاکستان کے قانون وراثت (مسلم پرسنل لاء) 1961 کے تحت زمین کی وراثت اسلامی شریعت کے مطابق کی جاتی ہے، لیکن عملدرآمد میں اکثر تاخیر یا رکاوٹیں دیکھی جاتی ہیں۔[12] اسلامی فقہ میں زمین سمیت ہر قسم کی جائیداد کی وراثت لازمی ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ۔[13]

مرد کا عورت کے مقابلے میں دوگنا حصہ ہے۔

زراعت میں قرض اور سود

پاکستان کے کئی مالیاتی ادارے جیسے زرعی ترقیاتی بینک کسانوں کو قرض دیتے ہیں، لیکن ان میں سود شامل ہوتا ہے۔ سود پاکستانی قانون میں بظاہر ممنوع ہے لیکن عملی طور پر کئی جگہوں پر جاری ہے۔[14] اسلامی تعلیمات میں سود کو حرام قرار دیا گیا ہے، خاص طور پر کاشتکاروں پر سودی بوجھ ڈالنا ظلم کے مترادف ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً۔ [15]

اے ایمان والو! دُگنا چوگنا سود نہ کھاؤ۔

خواتین کا زرعی حق ملکیت

وراثتی زمین کی منتقلی (خواتین کو حق ملکیت) ایکٹ 2012 کے تحت خواتین کو ان کی وراثتی زمین میں حق دلوانے کا قانون موجود ہے، لیکن عملی طور پر ان کو زمین سے محروم رکھا جاتا ہے۔[16] فقہ اسلامی کے مطابق خواتین کو زمین کی ملکیت کا مکمل حق ہے اور ان کی اجازت کے بغیر ان کی زمین پر تصرف جائز نہیں۔ فقہ حنفی میں لکھا ہے:

للنساء حق الملكية التامة في الأرض والعقار وغيرها۔[17]

خواتین کو زمین، جائیداد اور دیگر چیزوں میں مکمل ملکیت کا حق حاصل ہے۔

مشترکہ زمین شریکین کی ملکیت

پاکستان میں پارٹیشن ایکٹ 1893 اور بورڈ آف ریونیو رولز کے تحت شریکوں کے درمیان زمین کی تقسیم کے اصول موجود ہیں۔ لیکن اکثر جھگڑوں اور غیر منصفانہ تقسیم کی شکایات ہوتی ہیں۔ اسلامی فقہ میں بھی شرکت اور اس کی تقسیم کے واضح اصول موجود ہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

الشركة تثبت باتفاق الطرفين،ويجب القسمة إذا طلب أحد الشريكين[18]

شراکت فریقین کے باہمی رضامندی سے قائم ہوتی ہے اور اگر ایک شریک تقسیم کا مطالبہ کرے تو لازم ہے۔

آبی وسائل کی تقسیم اور نہری نظام

پاکستان میں آبی وسائل کی تقسیم کے لیے "Punjab Canal and Drainage Act, 1873" نافذ العمل ہے، جس کے تحت پانی کی تقسیم، نہروں کی صفائی اور آبی تنازعات کو حل کیا جاتا ہے۔ لیکن عملی سطح پر چھوٹے کاشتکار اکثر وڈیروں اور بااثر افراد کی طرف سے پانی کی محرومی کا شکار ہوتے ہیں۔[19] اسلامی فقہ میں پانی کو بنیادی حق سمجھا گیا ہے اور اس کی مشترکہ ملکیت تسلیم کی گئی ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

الناس شركاء في ثلاث: في الماء والكلأ والنار[20]

لوگ تین چیزوں میں شریک ہیں: پانی، چراگاہ اور آگ۔

زرعی زمین پر قبضہ اور "کچی آبادی" کا مسئلہ

ملک بھر میں زرعی زمینوں پر غیر قانونی قبضہ اور "کچی آبادیوں" کے قیام کا مسئلہ بڑھتا جارہا ہے۔ اس کے سدباب کے

لیے "Anti-Encroachment Laws" موجود ہیں، لیکن اکثر ان قوانین پر عمل درآمد کمزور ہوتا ہے۔[21] اسلامی فقہ میں غیر قانونی قبضہ حرام اور ظلم ہے۔ فقہائے اسلام نے زمین ہتھیانے والے کو "غاصب" قرار دیا ہے اور سخت سزا کا مستحق بتایا ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں:

من اغتصب أرضاً لغيره فعليه ردها ولو بعد مدة، وإن غرس فيها فعليه إزالة الغرس[22]

جو کسی کی زمین غصب کرے، وہ اسے واپس کرے، چاہے کتنا ہی وقت گزر جائے اور اگر اس میں کچھ اگایا ہو تو اسے ہٹا دے۔

زمین کے اجارے اور مزارعت کے جدید معاہدات

پاکستان میں زمین کرایے پر دینے یا بٹائی کے معاہدات کے لیے کوئی مخصوص ضابطہ موجود نہیں، تاہم قانونِ معاہدہ (Contract Act 1872) کو بنیاد بنا کر زمین کی اجارہ داری ہوتی ہے۔ ان معاہدات میں اکثر کسان کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔[23] اسلامی فقہ میں مزارعت کی اجازت مشروط ہے کہ فریقین کے حقوق متعین ہوں، دھوکہ دہی نہ ہو اور فائدہ دونوں کو ہو۔ امام مالکؒ کی روایت میں آیا ہے:

إذا كان البذرمن العامل، فذلك مخابرة،وإن كان من المالك، فذلك مزارعة وكلاهما جائز بشروطه[24]

اگر بیج مزدور کا ہو تو وہ مخابرہ ہے، اگر مالک کا ہو تو مزارعت ہے اور دونوں شریعت میں درست ہیں، بشرطیکہ شرطیں واضح ہوں۔

زرعی زمین کی خرید و فروخت میں دھوکہ دہی

زمین کی خرید و فروخت میں اکثر جعلی کاغذات، دوہری رجسٹریشن، یا بے ایمانی سے قیمت چھپانے کے واقعات عام ہیں۔ پاکستان کا "Registration Act 1908" اور "Stamp Act 1899" اس پر اطلاق پاتے ہیں، لیکن بدعنوانی ان قوانین کو غیر مؤثر بناتی ہے۔[25] اسلامی شریعت میں دھوکہ دہی اور کتمانِ قیمت حرام ہے۔ فقہا نے اسے بیع فاسد قرار دیا ہے۔ علامہ سرخسیؒ لکھتے ہیں:

من باع شيئاً وغش فيه أو كتم عيبه، كان آثماً، ويجوز للمشتري ردّه[26]

جو چیز بیچے اور اس میں دھوکہ دے یا اس کے عیب کو چھپائے، وہ گناہگار ہے اور خریدار کو اس کے واپس کرنے کا حق حاصل ہے۔

مزارعت کی شرعی حیثیت اور ملکی قانون

فقہائے اسلام میں مزارعت کی حیثیت پر اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اس کے قائل نہیں تھے، تاہم ان کے شاگرد امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ نے مخصوص شرائط کے ساتھ مزارعت کو جائز قرار دیا۔ ان کے نزدیک اگر مدت متعین ہو اور دونوں فریقین کے حصے معلوم ہوں تو معاملہ درست ہے۔ جیسا کہ کتاب المبسوط میں امام سرخسیؒ لکھتے ہیں:

إذا دفع الرجل أرضه إلى رجل ليزرعها بجزء من الخارج، فهو المزارعة، وهي جائزة عندنا إذا كانت المدة معلومة والجزء معلوم[27]

اگر کوئی شخص اپنی زمین کسی اور کو اس شرط پر دے کہ وہ اس میں کاشت کرے اور پیداوار میں سے کوئی حصہ دے، تو یہ مزارعت ہے اور ہمارے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ مدت اور حصہ متعین ہوں۔

فریقین کے حقوق وذمہ داریاں

اسلامی فقہ میں یہ لازم ہے کہ مزارعت کے فریقین کے درمیان تمام شرائط وضاحت سے طے ہوں، تاکہ کسی قسم کا ابہام یا نزاع پیدا نہ ہو۔ شریعت میں ہر فریق کا حق بیان کرنا لازم ہے۔ ابن قدامہؒ فرماتے ہیں:

ولا بد من تعيين نصيب كل واحد منهما، وأن لا يكون فيه غرر، وإلا كان العقد باطلاً[28]

دونوں فریقین کا حصہ متعین ہونا ضروری ہے اور اگر اس میں غرر (ابہام) ہو تو معاملہ باطل ہو گا۔

فصل کی ملکیت اور تقسیم

فقہ شافعی کے مطابق اگر مالک اور کاشتکار میں طے شدہ حصہ مقرر ہو، جیسے آدھا یا تہائی، تو اس پر عمل کرنا واجب ہے اور دونوں اپنی پیداوار کے شریک ہوں گے۔ امام نوویؒ لکھتے ہیں:

الزرع الخارج بينهما على قدر ما شرطاه من النصف أو الثلث أو غيره[29]

پیداوار ان دونوں کے درمیان ہو گی جیسا کہ انہوں نے نصف، تہائی یا کسی اور مقدار پر معاہدہ کیا ہو۔

ظلم واستحصال کی ممانعت

اسلامی شریعت میں مالی ظلم کی سخت ممانعت ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کی زمین یا پیداوار ناجائز طور پر حاصل کرے یا کم معاوضے پر مجبور کرے، تو وہ حرام عمل ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:

لا يحل مال امرئ مسلم إلا بطيب نفس منه[30]

کسی مسلمان کا مال اُس کی خوشی کے بغیر حلال نہیں۔

معاہدات میں شرعی روح کی عدم موجودگی

اسلامی تعلیمات میں ہر عقد (معاہدہ) کے لیے رضامندی، شفافیت اور کسی قسم کی فریب کاری سے پاک ہونا ضروری ہے۔ فقہائے کرام کا اصرار ہے کہ تجارت اور معاہدے دل کی رضا سے ہوں۔ علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں:

البيع لاينعقد إلا برضا الطرفين، فلا بد من الرضا والقبول، مع خلوه من الغش والغرر[31]

بیع اس وقت تک منعقد نہیں ہوتا جب تک دونوں فریق رضامند نہ ہوں اور یہ دھوکہ اور ابہام سے خالی ہو۔

موجودہ مزارعت قانون میں اجارہ کی روح

پاکستان کے مرّوجہ قوانین کے تحت زمین کو اجرت یا بٹائی پر دینا قانونی طور پر جائز ہے، بشرطیکہ فریقین کے درمیان معاہدہ تحریری صورت میں ہو اور سرکاری ریکارڈ میں درج ہو۔ اس قانون کی بنیاد The West Pakistan Land Revenue Act 1967 کے تحت رکھی گئی، جس کی دفعہ 42 اور 50 میں مالکانہ حقوق اور معاہداتی ذمہ داریاں بیان کی گئی ہیں۔ اسلامی فقہ بھی اسی اصول کی تائید کرتی ہے۔ امام ابو یوسفؒ لکھتے ہیں:

لا بأس بالمزارعة إذا كان ذلك على شرط معلوم بينهما، وكان العامل أميناً، والربح مقسوماً بينهما[32]

جب شرط معلوم ہو اور عامل دیانت دار ہو، اور منافع کی تقسیم طے شدہ ہو تو مزارعت میں کوئی حرج نہیں۔

مرّوجہ قوانین میں فصل کی قیمتوں کا تعین

پاکستان کے زرعی نظام میں حکومت گندم، چاول، کپاس وغیرہ کی قیمتیں مقرر کرتی ہے تاکہ کاشتکار کو استحصال سے بچایا جا

سکے۔ Minimum Support Price Policy اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، جس کی نگرانی وزارتِ خوراک وزراعت کرتی ہے۔[33]
اسلامی فقہ اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ حاکم وقت مفاد عامہ کی خاطر قیمتیں کنٹرول کرے، بشرطیکہ انصاف کے دائرے میں ہو۔ اگر لوگ قیمتوں میں ظلم کرنے لگیں یا ذخیرہ اندوزی کریں تو حکمران کو اختیار ہے کہ قیمت مقرر کرے تاکہ ظلم کو ختم کیا جا سکے۔

موجودہ قانون میں مزارعت کا اندراج

پاکستان میں زرعی معاہدوں کا رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے تاکہ بعد میں جھگڑوں سے بچا جا سکے۔ The Tenancy Act 1950 کی دفعہ 9 کے مطابق، اگر معاہدہ رجسٹرڈ نہ ہو تو وہ ناقابلِ قبول شمار ہوتا ہے۔[34] اسی اصول کو فقہ حنفیہ نے بھی واضح کیا ہے۔ امام کاسانیؒ فرماتے ہیں:

المزارعة لا تصح إلا بعلم بجميع الطرفين الشروط، لأن الجهالة سبب للنزاع، والشريعة جاءت بدفع الخصومة[35]

مزارعت اسی وقت درست ہوگی جب تمام شرائط دونوں فریقوں کو معلوم ہوں، کیونکہ جہالت نزاع کا سبب بنتی ہے، اور شریعت جھگڑے سے بچاتی ہے۔

عورتوں کی ملکیت اور مزارعت

موجودہ قوانین کے تحت خواتین کو زمین کی ملکیت اور مزارعت کا حق حاصل ہے، لیکن عملی طور پر اکثر خواتین اس حق سے محروم ہیں۔ The Enforcement of Women's Property Rights Act 2020 کے تحت خواتین کو تحفظ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے موروثی یا خریدی ہوئی زمین پر قبضہ حاصل کر سکیں۔[36] اسلامی فقہ میں عورت کا حق ملکیت اور زمین پر قبضہ واضح طور پر تسلیم شدہ ہے۔ ابن قدامہؒ کہتے ہیں:

يجوز للمرأة أن تؤجر أرضها وتزارع بها كما يجوز للرجل[37]

عورت کے لیے بھی جائز ہے کہ وہ اپنی زمین اجرت پر دے یا مزارعت کرے، جیسے مرد کو جائز ہے۔

موجودہ قوانین میں وراثتی زمین اور مزارعت

پاکستانی قانون کے مطابق وراثتی زمین کی مزارعت (یعنی بٹائی یا اجارہ پر دینا) ورثاء کی باہمی رضامندی سے مشروط ہے۔ اگر کسی وارث کی اجازت کے بغیر زمین دی جائے تو دیگر ورثاء عدالت سے رجوع کر سکتے ہیں۔ The Muslim Family Laws Ordinance 1961 میں وراثت کا تعین کیا گیا ہے۔[38] اسی اصول کو فقہ مالکی میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ امام ابن رشدؒ لکھتے ہیں:

لا تجوز المزارعة في الأرض المشتركة بين الورثة إلا برضا الجميع، لأن كل واحدٍ منهم مالكٌ لجزءٍ منها[39]

ورثاء کی مشترکہ زمین پر مزارعت اسی وقت جائز ہے جب تمام ورثاء راضی ہوں، کیونکہ ہر ایک اس زمین کا مالک ہے۔

مزارعت میں زکوٰۃ کا اطلاق

جدید قوانین میں اگرچہ زکوٰۃ کی شرح اور ادائیگی کا نظام الگ ادارے کے تحت ہے، تاہم زرعی پیداوار پر عشر کی صورت میں زکوٰۃ لاگو ہوتی ہے۔ The Zakat and Ushr Ordinance 1980 کے مطابق اگر پیداوار مخصوص نصاب سے زائد ہو تو عشر لازم ہے۔[40] فقہ اسلامی میں بھی یہی اصول بیان کیا گیا ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں:

العشر واجب في كل زرعٍ يسقيه المطر أو ينبُت في أرضٍ خراجية، إذا بلغ نصاباً[41]

ہر وہ فصل جو بارش یا نہری پانی سے سیر اب ہو اور نصاب کو پہنچے، اس پر عشر فرض ہے۔

موجودہ قوانین میں زرعی ٹیکنالوجی کا استعمال

آج کے دور میں کھاد، مشینری، ٹیوب ویل اور بیج پر سبسڈی کی فراہمی مروّجہ زرعی پالیسی کا حصہ ہے۔ حکومت وقتاً فوقتاً Kissan Package یا Agri-Reform Programs کے ذریعے کسانوں کی مالی اور فنی مدد کرتی ہے۔[42] اسلامی فقہ میں بھی جدید ذرائع سے استفادہ جائز بلکہ پسندیدہ ہے، بشرطیکہ ناجائز نفع یا ظلم شامل نہ ہو۔ علامہ ابن عابدین شامیؒ لکھتے ہیں:

لا بأس باستعمال ما استحدث من الوسائل في الزراعة، ما لم يتضمن ضرراً للغير أو غرراً في العقد۔[43]

زراعت میں جو نئے ذرائع استعمال ہوں ان میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ ان میں دوسرے کو نقصان یا معاہدے میں دھوکہ نہ ہو۔

مزارعت میں قدرتی آفات کا معاملہ

پاکستانی قانون میں قدرتی آفات جیسے سیلاب، ژالہ باری یا ٹڈی دل کی تباہی کی صورت میں کسانوں کو معافیاں یا امداد دی جاتی ہے۔ Disaster Management Act 2010 اور Punjab Land Revenue Rules 1968 میں یہ سہولت موجود ہے۔[44] اسلامی فقہ میں ایسے معاملات کے لیے "فَسخِ عقد" یا "اعذار" کی شقیں موجود ہیں۔ امام سرخسیؒ فرماتے ہیں:

إذا تلف الزرع بآفة سماوية فلا أجرة، لأن المنفعة لم توجد، والفسخ أولى لدفع الضرر۔[45]

جب کھیتی قدرتی آفت کی بنا پر ضائع ہو جائے تو اجرت نہیں ہوگی کیونکہ منفعت نہیں پائی گئی۔ ایسی صورت میں فسخ بہتر ہے ضرر دور کرنے کی وجہ سے۔

خلاصۂ بحث

اس تحقیقی مقالے میں فقہِ اسلامی کی روشنی میں پاکستان کے موجودہ زرعی قوانین کا تجزیاتی اور تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ تحقیق سے یہ واضح ہوا کہ پاکستان کے زرعی قوانین کا ایک بڑا حصہ اسلامی اصولِ عدل، حفظِ ملکیت اور معاشی فلاح کے بنیادی مقاصد سے ہم آہنگ ہے، تاہم بعض شعبوں میں قانونی اور عملی سطح پر ایسی کمزوریاں موجود ہیں جو اسلامی تعلیمات کے مکمل نفاذ میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ مطالعہ سے معلوم ہوا کہ زمین کی ملکیت، وراثت، وقف، آبی وسائل کی تقسیم، خواتین کے حقوقِ ملکیت، زمین کے غیر قانونی قبضہ کے انسداد اور ذخیرہ اندوزی کی ممانعت جیسے امور میں پاکستانی قوانین اور اسلامی فقہ کے مابین نمایاں مطابقت پائی جاتی ہے۔ اسی طرح مزارعت اور بٹائی کے معاہدات کو بھی دونوں نظاموں میں اصولی طور پر تسلیم کیا گیا ہے، بشرطیکہ فریقین کے حقوق و فرائض واضح ہوں اور کسی قسم کا ظلم، دھوکہ یا ابہام موجود نہ ہو۔ دوسری طرف زرعی قرضوں میں سودی عناصر کی موجودگی، خواتین کو وراثتی حقوق کی عدم فراہمی، پانی کی غیر منصفانہ تقسیم، زرعی معاہدات کے ناقص نفاذ اور بڑے زمینداروں کے اثر و رسوخ جیسے مسائل اسلامی عدل و انصاف کے تقاضوں سے متصادم دکھائی دیتے ہیں۔ فقہ اسلامی کسان، مالکِ زمین اور معاشرے کے تمام طبقات کے حقوق کے تحفظ پر زور دیتی ہے، جبکہ عملی میدان میں ان اصولوں پر مکمل عمل درآمد ابھی مطلوب ہے۔

نتائجِ تحقیق

- پاکستانی زرعی قوانین کا بنیادی ڈھانچہ کئی معاملات میں اسلامی فقہی اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔

- احیائے موات کا اسلامی تصور غیر آباد زمینوں کو قابلِ کاشت بنانے اور زرعی ترقی کے لیے مؤثر بنیاد فراہم کرتا ہے، جبکہ موجودہ قانونی نظام اس تصور سے محدود استفادہ کرتا ہے۔
- مزارعت اور بٹائی کے معاہدات فقہ اسلامی میں جائز ہیں، بشرطیکہ شرائط واضح اور فریقین کے حصے متعین ہوں؛ پاکستانی قوانین بھی اس اصول کو عمومی طور پر تسلیم کرتے ہیں۔
- اسلامی نظامِ عشر اور خراج زرعی محصولات کی ایک متوازن اور فلاحی شکل پیش کرتا ہے، جبکہ موجودہ ٹیکس نظام میں مزید اصلاح کی گنجائش موجود ہے۔
- ذخیرہ اندوزی، ناجائز قبضہ اور زرعی لین دین میں دھوکہ دہی کے خلاف اسلامی فقہ اور پاکستانی قانون دونوں سخت موقف رکھتے ہیں۔
- خواتین کو زمین کی ملکیت اور وراثت کا حق اسلامی شریعت اور ملکی قانون دونوں میں حاصل ہے، لیکن عملی سطح پر ان حقوق کی پامالی ایک سنگین مسئلہ ہے۔
- زرعی قرضوں میں سودی نظام کا جاری رہنا اسلامی معاشی اصولوں سے مطابقت نہیں رکھتا اور اس کے متبادل اسلامی مالیاتی ذرائع کی ضرورت ہے۔
- آبی وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم چھوٹے کاشتکاروں کے لیے مشکلات پیدا کرتی ہے، حالانکہ اسلامی تعلیمات پانی کو مشترکہ حق قرار دیتی ہیں۔
- وراثتی اور مشترکہ زمینوں کے تنازعات کی بڑی وجہ قانونی حقوق سے آگاہی کی کمی اور مؤثر عمل درآمد کا فقدان ہے۔
- زرعی قوانین میں موجود متعدد مثبت دفعات کے باوجود ان پر مؤثر عمل درآمد نہ ہونے کے باعث مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہو رہے۔

تجاویز و سفارشات

- زرعی قوانین کا جائزہ لے کر انہیں فقہِ اسلامی کے اصولِ عدل، مساوات اور فلاحِ عامہ کے مطابق مزید ہم آہنگ بنایا جائے۔
- سودی زرعی قرضوں کے متبادل کے طور پر اسلامی مالیاتی نظام، مشارکہ، مضاربہ اور قرضِ حسنہ کی بنیاد پر زرعی فنانسنگ کے پروگرام متعارف کرائے جائیں۔
- خواتین کے وراثتی اور ملکی حقوق کے تحفظ کے لیے خصوصی زرعی و جائیدادی ٹریبونلز قائم کیے جائیں اور موجودہ قوانین پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے۔
- مزارعت و اجارہ کے معاہدات کو تحریری اور رجسٹرڈ بنانے کی پابندی کو مزید مؤثر بنایا جائے تاکہ تنازعات میں کمی آئے۔
- احیائے موات کے اسلامی اصول سے استفادہ کرتے ہوئے غیر آباد سرکاری زمینوں کو کاشت کے لیے اہل کسانوں کے حوالے کرنے کی پالیسی مرتب کی جائے۔
- نہری پانی کی تقسیم میں شفافیت پیدا کرنے اور بااثر افراد کی اجارہ داری ختم کرنے کے لیے جدید نگرانی کا نظام نافذ کیا جائے۔
- ذخیرہ اندوزی، جعلی رجسٹریشن، زمینوں پر ناجائز قبضہ اور زرعی بدعنوانی کے خلاف فوری اور مؤثر قانونی کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔

- کسانوں، زمینداروں اور زرعی اداروں کے لیے اسلامی زرعی فقہ اور قانونی حقوق کے حوالے سے آگاہی پروگرام منعقد کیے جائیں۔
- زرعی پیداوار پر عشر اور زکوٰۃ کے نظام کو منظم اور شفاف انداز میں نافذ کر کے دیہی فلاح و بہبود کے منصوبوں سے مربوط کیا جائے۔
- جدید زرعی ٹیکنالوجی، تحقیق اور حکومتی معاونت کو فروغ دیتے ہوئے اسلامی اصولِ امانت، دیانت اور سماجی ذمہ داری کو زرعی پالیسی کا حصہ بنایا جائے۔

گویا اگر پاکستانی زرعی قوانین کو اسلامی فقہ کے مقاصدِ شریعت، خصوصاً عدل، تحفظِ مال، رفعِ ظلم اور فلاحِ عامہ کے اصولوں کے مطابق مؤثر انداز میں نافذ کیا جائے تو زرعی شعبہ نہ صرف زیادہ منصفانہ اور مستحکم ہو سکتا ہے بلکہ قومی معیشت اور دیہی معاشرے کی ترقی میں بھی نمایاں کردار ادا کر سکتا ہے۔

References

1 Government of Punjab, *West Pakistan Land Revenue Act, 1967*, (Lahore: Punjab Law Department, 1967), Section 42.

2 Muḥammad ibn al-Ḥasan al-Shaybānī, *al-Aṣl*, (Beirut: Dār Ibn Ḥazm, 1999), 4:244.

3 Government of Punjab, *The Punjab Protection and Restoration of Tenancy Rights Act, 1950*, (Lahore: Government Printing Press, 1950), Section 5.

4 Yaḥyā ibn Sharaf al-Nawawī, *Rawḍat al-Ṭālibīn*, (Cairo: al-Maktab al-Islāmī, 1985), 5:55.

5 Government of Punjab, *Punjab Agricultural Income Tax Act, 1997*, (Lahore: Law and Parliamentary Affairs Department, 1997), Section 3.

6 Muḥammad ibn Aḥmad al-Sarakhsī, *al-Mabsūṭ*, (Beirut: Dār al-Maʿrifah, 2001), 2:213.

7 Government of Pakistan, *Price Control and Prevention of Hoarding Act, 1977*, (Islamabad: Ministry of Law and Justice, 1977), Section 6.

8 Ibn Qudāmah, Muwaffaq al-Dīn ʿAbd Allāh ibn Aḥmad ibn Muḥammad, *al-Mughnī*, (Beirut: Dār al-Fikr, 1994), 4:236.

9 Government of Pakistan, *MLR 115 Agricultural Reforms Ordinance, 1972*, (Islamabad: Ministry of Law and Justice, 1972), Section 3.

10 Mālik ibn Anas, *al-Muwaṭṭaʾ*, (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2002), 245.

11 Government of Pakistan, *Account of Endowments Act, 1979*, (Islamabad: Auqaf Board of Pakistan, 1979), Section 8.

12 Government of Pakistan, *Muslim Family Laws (Shariat) Application Act, 1961*, (Islamabad: Ministry of Law and Justice, 1961), Section 2.

13 al-Qur'ān, 4:11.

14 Government of Pakistan, *Federal Shariat Court Judgments: Banking Interest Case 2022*, (Islamabad: Federal Shariat Court, 2022).

15 al-Qur'ān, 3:130.

16 Government of Pakistan, *Enforcement of Women's Property Rights Act, 2012*, (Lahore: Ministry of Law and Women Development, 2012), Section 3.

17 Abū Bakr al-Jaṣṣāṣ, *Aḥkām al-Qurʾān*, (Beirut: Dār al-Fikr, 1992), 2:175.

18 Abū Yūsuf, *Kitāb al-Kharāj*, (Beirut: Dār al-Maʿārif, 1981), 118.

19 Government of Punjab, *Punjab Canal and Drainage Act, 1873*, (Lahore: Irrigation Department, 1873), Section 20.

20 Ibn Qudāmah, *al-Mughnī*, 6:225.

21 Government of Pakistan, *Anti-Encroachment Act, 2005*, (Karachi: Sindh Board of Revenue, 2005), Sections 3–4.

22 al-Nawawī, *Rawḍat al-Ṭālibīn*, (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1996), 5:48.

23 Government of Pakistan, *Contract Act, 1872*, (Islamabad: Ministry of Law and Justice, 1872), Sections 10–73.

24 Ibn Rushd, *Bidāyat al-Mujtahid wa Nihāyat al-Muqtaṣid*, (Beirut: Dār al-Fikr, 2004), 2:350.

25 Government of Pakistan, *Registration Act, 1908*, (Lahore: Board of Revenue, 1908), Section 17; Government of Pakistan, *Stamp Act, 1899*, (Islamabad: Ministry of Finance, 1899), Section 27.

26 al-Sarakhsī, *al-Mabsūṭ*, 12:60

27 Ibid., 22:13.

28 Ibn Qudāmah, *al-Mughnī*, 5:532.

29 al-Nawawī, *Rawḍat al-Ṭālibīn*, 3:101.

30 al-Dāraquṭnī, *Sunan al-Dāraquṭnī*, (Beirut: Dār al-Maʿrifah, 2001), 3:278, Ḥadīth no. 3050.

31 ʿAlāʾ al-Dīn al-Kāsānī, *Badāʾiʿ al-Ṣanāʾiʿ*, (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1986), 5:129.

32 Abū Yūsuf, *Kitāb al-Kharāj*, 38

33 Ministry of National Food Security and Research, *Minimum Support Price Policy Report 2023*, (Islamabad: Government of Pakistan, 2023).

34 Government of Punjab, *The Punjab Tenancy Act, 1950*, (Lahore: Punjab Government Press, 1950), Section 9.

35 al-Kāsānī, *Badāʾiʿ al-Ṣanāʾiʿ*, 5:130.

36 Government of Pakistan, *The Enforcement of Women's Property Rights Act, 2020*, (Islamabad: Ministry of Law and Justice, 2020).

37 Ibn Qudāmah, *al-Mughnī*, 5:533.

38 Government of Pakistan, *The Muslim Family Laws Ordinance, 1961*, (Islamabad: Ministry of Law and Justice, 1961), Section 4.

39 Ibn Rushd, *Bidāyat al-Mujtahid wa Nihāyat al-Muqtaṣid*, 2:378.

40 Government of Pakistan, *The Zakat and Ushr Ordinance, 1980*, (Islamabad: Zakat Council of Pakistan, 1980), Section 5.

41 al-Nawawī, *Rawḍat al-Ṭālibīn*, 2:210.

42 Ministry of National Food Security and Research, *Kissan Package 2023 Report*, (Islamabad: Government of Pakistan, 2023).

43 Ibn ʿĀbidīn, *Radd al-Muḥtār ʿalā al-Durr al-Mukhtār*, (Beirut: Dār al-Fikr, 2000), 6:328.

44 Government of Punjab, *Punjab Land Revenue Rules, 1968*, (Lahore: Board of Revenue, 1968), Rule 17-A; Government of Pakistan, *Disaster Management Act, 2010*, (Islamabad: Ministry of Law and Justice, 2010), Section 8.

45 al-Sarakhsī, *al-Mabsūṭ*, 15:155.